مولانا سیف اللہ حقانی۔ دارالعلوم حقانیہ

علامہ مولانا عبدالحلیم زرولوی بحیثیت محدث اور متکلم

ایک وقت تھا کہ برصغیر پاک وہند میں ہر طرف ظلمت وجہالت کے بادل منڈلا رہے تھے۔ بدعات، غلط رسومات اور گمراہی وضلالت کا چرچا تھا۔ ہندوستان قوم کی گردنوں میں برطانوی سامراج کی غلامی کی زنجیریں تھیں اور ایسا کوئی وسیلہ نہ تھا جس سے ظلمت وجہالت کے بادل چھٹ جائیں۔ باطل مٹ جائے اور غلامی کا یہ سلسلہ ختم ہو۔ یاس وقنوط کی حالت تھی کہ سب پر طاری ان حالات میں خداوند ذوالجلال کی رحمت خاص متوجہ ہوئی۔ اور احیاء ملت قومی وملی تاریخ اور علوم ومعارف کے تحفظ کی ایک عظیم تحریک مسجد چھتہ میں دارالعلوم دیوبند کی شکل میں نمودار ہوئی جس نے بعد میں عالم اسلام اور احیاء وتجدید پروین کی عظیم تحریک اور جنوبی ایشیا کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی کا روپ دھار لیا۔ اس جامعہ نے ایسے نامور سپوت پیدا کئے۔ اور ایسے انوار پھیلائے جس سے جہالت کے بجائے علم وعرفان کا رجحان غالب ہونے لگا۔ اس طرح باطل وظلمت کی جگہ حق وصداقت اور روشنی کے آثار نمودار ہوتے غلامی کی بجائے آزادی نصیب ہوئی۔

الغرض حریت کا جھنڈا بلند وبالا ہوا اور ظلم وتشدد اور جبر واستعداد اور غلامی کو شکست ہوئی اور اس میں دارالعلوم دیوبند کے روحانی ابناء اور فضلاء نے ہراول دستہ کا کردار ادا کیا۔ مولانا ظفر علی خان مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

شاد باد وشاد زی اے سرزمین دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

دارالعلوم دیوبند کے ان نامور سپوتوں میں سے ایک ہمارے شیخ ومربی شیخ العرب والعجم کے تلمیذ رشید حضرت العلامہ مولانا عبدالحلیم صاحب نوراللہ مرقدہ بھی ہیں۔ جو بیک وقت محدث ومفسر متکلم واصولی وفقہ الغرض جامع المعقول والمنقول تھے۔ آپ ۱۹۰۸ء میں موضع زروبی تحصیل ٹوابی ضلع مردان صوبہ سرحد پاکستان کے عظیم الشان علمی خانوادے میں مولانا خلیل الرحمن صاحب مرحوم کے گھر پیدا ہوئے

ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں پائی۔ اور اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۳۵۱ھ میں دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت پانے کے بعد کچھ عرصہ مختلف میں پڑھاتے رہے۔ بالآخر پاکستان میں دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ تشریف لے آئے اور تادم آخر مادر علمی دارالعلوم حقانیہ میں صدر مدرس اور استاذ حدیث و تفسیر رہے۔ اور علم الکلام کی تدریس تو آپ کی مثال تھی۔ قدرت نے غیرت حمیت، دینی جذبہ، عشق رسول اور دین و ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کے جذبات ان کی فطرت اور طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھر گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ہر باطل کے لئے سیف بے نیام تھے۔ اور باطل آپ سے لرزہ براندام تھا۔ مفحم اور منہ توڑ جواب دینا اور خصم کو ساکت اور لاجواب کرنا آپ کا نمایاں وصف تھا۔ جہاں بھی اور جب بھی باطل نے سر اٹھایا تو آپ کی رگ غیرت وحمیت پھڑک اٹھی اور سیف حلیمی نے اس کی سرکوبی کی۔

آپ جہاں ایک عظیم متکلم تھے وہاں ایک عظیم محدث بھی تھے۔ جب آپ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اس وقت سے مسلم شریف مکمل اور بخاری شریف جلد دوم کا پڑھانا آپ کا مقدر بن گیا۔ اور زندگی کے آخری لمحات تک ان کتب احادیث کو پڑھاتے رہے۔ آپ سند حدیث متن حدیث احکام متعلقہ حدیث پر سیر حاصل بحث کرتے تحقیق مذاہب ترجیح الراجح بڑے احسن طریقہ سے کیا کرتے تھے۔ محدثانہ مہارت کا یہ عالم تھا یہ سب کچھ ایسی بلیغ و فصیح اور جامع غیر طویل و غیر مخل تقریر سے بیان فرمایا کرتے تھے جو دل کی گہرائیوں میں جگہ پاتا۔

حاضرین و سامعین اور سننے والے محسوس کرتے کہ پڑھانے والا مقاصد شریعت اور روح دین سے واقف ہے۔ اور اسے علوم و فنون کی ہمہ گیر معلومات اور مشکلات اور دین کے اصول و فروع پر کافی عبور حاصل ہے۔ اور حق یہ ہے کہ آپ کی محدثانہ حذاقت اور متکلمانہ لطافت کا صحیح اندازہ وہ شخص لگا سکتا ہے جس نے آپ کے ان صفات جلیلہ کو بچشم خود معائنہ اور مشاہدہ کیا ہو ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

چنانچہ ہم آپ کو کسی کلامی مسئلہ پر بحث کرتے دیکھتے تو یوں محسوس ہونے لگتا کہ روح رازی و غزالی جسد حلیمی میں سمو دیا گیا۔ ہر مبحث اور ہر موضوع کی بحث اصولی و مرکزی اطمینان آفرین تشفی بخش اور موجب یقین ہوتی۔ جیسے احادیث کے مستند ذخیروں میں پھیلے ہوئے طویل ترین بحث کا خلاصہ اور لب لباب قرار دیا جاتا۔ سننے والے کو معلوم ہوتا کہ یہی دین کا مزاج اور روح ہے۔ شرح عقائد کے درسوں میں طلبہ کے بلند پایہ تحقیقی مباحث کلامیہ سے محفوظ و مسرور ہوتے۔ باریک سے باریک مسئلہ آپ چٹکیوں میں حل کر دیتے اور اس طور پر کہ فریق مخالف کے پائے استدلال لنگ ہو جاتے۔ اور سر راہ اگر کبھی منکر خدا دہری

منکرِ حدیث، دشمنِ صحابہ رافضی وغیرہ سے بحث چھڑ جاتی تو ابن المفر کا نعرہ لگاتے ہوئے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ فلاسفہ کا تعاقب اپنی متکلمانہ صلاحیتوں کے بدولت ایسے بلند وارفع طریقہ سے کرتے کہ حکماء کے دلائل ہباءً منثوراً ثابت ہو جاتے۔

حضرت اقدس صدر صاحب مرحوم کے برخوردار مخدوم زادہ مولانا محمد ابراہیم فانیؔ فاضل و مدرس دارالعلوم حقانیہ نے افاداتِ حلیم میں ہمارے ہی دلی دھڑکنوں کی ترجمانی کرتے ہوئے خوب لکھا۔

"ہم نے اگرچہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا رحمہ اللہ سے استفادہ نہیں کیا حضرت مجاہد ملت شیخ العرب والعجم سید مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پرشکوہ درس سے محروم رہے۔ حضرت شیخ الاسلام متکلم عصر علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ شان تکلم کا مشاہدہ نہ کیا۔ محدث جلیل علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے وہبی علوم سے بہرہ ور نہ ہوئے۔ حضرت شیخ الادب مولانا محمد اعزاز علی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ادبی نکتہ سنجیوں کا لطف نہ اٹھایا۔ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی کے درس مسلم سے فیض یاب نہ ہوتے بلکہ ان اساطین امت کے دیدار کا شرف بھی نہ پایا کیونکہ ان کا زمانہ ہم سے کچھ پہلے تھا۔ اور یہی آرزو ہمارے سینوں میں تاحشر موجزن رہتی۔ لیکن صد شکر کہ ان تمام نفوس قدسیہ واجلہ اکابر کا پرتو اور عکس جمیل ہم نے حضرت الاستاذ مولانا عبدالحلیم قدس سرہ کی شکل میں دارالعلوم حقانیہ کی مسند حدیث پر جلوہ افروز دیکھا" وللہ الحمد

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔

سروس انڈسٹریز

پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور واجبی نرخ پر جوتے بناتی ہے

سروس شوز

قدم قدم حسین قدم قدم آرام